بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

10-نواں ناقض: اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت سے خارج ہونے کا عقیدہ رکھنا، ایسا شخص کافر ہے۔

نواقض الاسلام لشیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمۃاللہ علیہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے، اور یہ شرح ہم فضیلۃ الشیخ العلامہ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ کی شرح سے کر رہے ہیں۔

آج کی نشست میں نویں ناقض کے تعلق سے بات کرتے ہیں، شیخ الاسلام رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں: "التَّاسِعُ: مَنِ اعْتَقَدَ أَنَّ بَعْضَ النَّاسِ يَسَعُهُ الْخُرُوجُ عَنْ شَرِيعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، كَمَا وَسِعَ الْخَضِرَ الْخُرُوجُ عَنْ شَرِيعَةِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَهُوَ كَافِرٌ"۔

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں: "التَّاسِعُ" (نواں ناقض نواقض اسلام میں سے) "مَنِ اعْتَقَدَ" (جس نے یہ عقیدہ رکھا) "أَنَّ بَعْضَ النَّاسِ" (کہ بعض لوگوں کے لیے یہ چیز جائز ہے) "يَسَعُهُ الْخُرُوجُ" (کہ وہ خارج ہو جائے) "عَنْ شَرِيعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ" (کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت سے خارج ہو جائے اس میں اس کے لیے وسعت ہے) "كَمَا وَسِعَ الْخَضِرَ الْخُرُوجُ عَنْ شَرِيعَةِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ" (جیسا کہ سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے جائز تھا اس میں وسعت تھی کہ وہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی شریعت سے خارج ہوئے)، شیخ صاحب فرماتے ہیں: "فَهُوَ كَافِرٌ" (تو ایسا شخص کافر ہے)۔ یعنی جو یہ عقیدہ رکھتا ہے وہ شخص کافر ہے۔ اس ناقض کے تعلق سے فضیلۃ الشیخ العلامہ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

نواں ناقض: "مَنْ أَجَازَ لِأَحَدٍ أَنْ يَخْرُجَ عَنْ شَرِيعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ" (جس نے کسی کے لیے یہ جائز کیا کہ اُس کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت سے خارج ہو جائے تو ایسا شخص جو ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: ''لِأَنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً'' (کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا سب لوگوں کے لیے)''وَأَوْجَبَ طَاعَتَهُ عَلَى الْعَالَمِينَ'' (اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کو سب لوگوں پر واجب کر دیا فرض کر دیا)،اس کی دلیل میں شیخ صاحب (حفظ اللہ) فرماتے ہیں:

1-اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء:107)(اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ﴿اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ اِلَّا یہ کہ سب جہانوں پر رحمت بنا کر بھیجا ہے)۔

2-اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا﴾ (سبأ:28) (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے آپ کو مبعوث نہیں فرمایا اِلَّا یہ کہ ﴿كَآفَّةً لِّلنَّاسِ﴾ سب لوگوں کے لیے ﴿بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا﴾ اُن کو بشارت دینے کے لیے اور اُن کو خبردار کرنے کے لیے (آگاہ کرنے کے لیے))۔

3-اور تیسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ (الاعراف:158)﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ﴾ (ان کو کہہ دیں اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اے لوگو!)﴿اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ (بے شک میں تم سب لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا رسول ہوں)۔

شیخ صاحب (حفظ اللہ) فرماتے ہیں: ''فَمَنْ لَمْ يَسْتَجِبْ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيَتَّبِعْ هَذَا الرَّسُولِ فَهُوَ كَافِرٌ'' (جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کو قبول نہیں کرتا استجابت نہیں کرتا اور اس عظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع نہیں کرتا تو وہ کافر ہے)''سَوَاءٌ أَكَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا أَوْ مَجُوسِيًّا'' (چاہے یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی استجابت نہ کرنے والا اور اتباع نہ کرنے والا یہودی ہو یا نصرانی ہو یا مجوسی ہو)''أَوْ أَيِّ مِلَّةٍ كَانَ'' (یا کسی اور ملت کا ہو (کسی بھی ملت کا ہو))''لِأَنَّهُ بِبِعْثَتِهِ أَوْجَبَ اللهُ طَاعَتَهُ وَاتِّبَاعَهُ'' (کیونکہ

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے (یعنی نبوت ملنے سے) اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طاعت اور اتباع کو واجب قرار دے دیا فرض کر دیا) ''وَمَنْ كَانَ عَلَى دِينِ الْيَهُودِيَّةِ وَنَصْرَانِيَّةِ فَإِنَّهُ قَدْ نُسِخَ بِبِعْثَتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ'' (اور جو یہودیت کے دین پر تھا پہلے، اور نصرانیت کے دین پر تھا تو یہ شریعتیں جو ہیں منسوخ ہو چکی ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے) ''فَلَا يَسَعُ أَحَدًا يَخْرُجَ عَنْ طَاعَتِهِ'' (تو کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے اور نہ اس میں وسعت ہے کسی کے لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طاعت سے خارج ہو جائے اور نکل جائے)۔

الغرض، کہنے کی یہ مراد ہے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) کی یہاں پر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی بنا کر سب لوگوں کے لیے مبعوث فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام صرف اپنی قوموں کے لیے بھیجے جاتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے آخری نبی سید المرسلین وسید ولد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جن وانس کے لیے مبعوث فرمایا ہے اور سب کے لیے بھیجا ہے، جو ایمان لے کر آیا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر وہ مسلمان ہے اور جو ایمان نہ لایا تو وہ دائرۂ اسلام میں داخل نہ ہوا چاہے وہ پہلے یہودی تھا یا نصرانی تھا یا مجوسی تھا یا کسی اور دین پر تھا۔

الغرض، جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا اُس دن سے لے کر تا قیامت جتنے بھی لوگ ہیں اُن کے لیے صرف ایک ہی راستہ ہے ایمان کا اور وہ یہ ہے کہ وہ اِس آخری نبی علیہ الصلاۃ والسلام پر ایمان لے کر آئیں اور اس آخری نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی اتباع کریں اور فرمانبرداری کریں اُن کے لیے کوئی اور راستہ باقی نہیں ہے۔

جو پچھلے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام تھے (یعنی جو پہلے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام تھے جو گزر چکے ہیں) اُن کی جو شریعتیں تھیں وہ سب منسوخ ہو چکی ہیں اب کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی اور نبی کی شریعت کی اتباع کرے۔

آگے شیخ صاحب فرماتے ہیں: کیونکہ بعض لوگوں نے سیدنا الخضر علیہ الصلاۃ والسلام کا قصہ بطور دلیل پیش کیا ہے کہ بعض اوقات یا بعض لوگوں کے لیے یا بعض خاص لوگوں کے لیے جائز ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کو چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیار کر سکتے ہیں یا اس میں اُن کے لیے وسعت ہے اس کی اجازت ہے

شرعاً، اور سیدنا الخضر اور سیدنا موسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام کے قصے کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں، تو شیخ صاحب حفظہ اللہ یہاں پر اُس کی بھی ردّ کر رہے ہیں، شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"أَمَّا خُروجُ الْخَضِرِ عَنْ طَاعَةِ مُوسَي" (کہ سیدنا الخضر علیہ الصلاۃ والسلام کا سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی طاعت سے خارج ہونا)"فَلِأَنَّ مُوسَي لَمْ يُرْسَلْ إِلَي الْخَضِرِ" (کیونکہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف نہیں بھیجا)"لِأَنَّ رِسَالَةَ مُوسَي خَاصَّةٌ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ" (کیونکہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی جو رسالت ہے وہ خاص تھی بنی اسرائیل کے لیے)۔

جیسے میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ جو پہلے انبیاء اور رسول (علیہم الصلاۃ والسلام) تھے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے وہ سب اپنی قوموں کے لیے بھیجے جاتے تھے کسی اور کے لیے نہیں، ہر قوم کے لیے ایک خاص نبی تھا، سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام بنی اسرائیل کے لیے بھیجے گئے تھے اور سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام اپنی قوم کے لیے بھیجے گئے تھے۔ تو ایک وقت میں ایک سے زیادہ نبی بھی موجود تھے جیسا کہ اُس زمانے میں جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام موجود تھے اس زمانے میں دوسری جگہ پر سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام بھی موجود تھے اور وہ خاص اپنی قوم کے لیے بھیجے گئے تھے۔

تو شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں: سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام نے اس لیے سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی شریعت پر عمل نہیں کیا یا خارج ہوئے یا اُن کے لیے جائز تھا کیونکہ حقیقت یہ بات ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے بھیجے ہی نہیں گئے تھے یہ اُن کے نبی ہی نہیں تھے رسول نہیں تھے اُن کے لیے بلکہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی رسالت جو ہے وہ خاص بنی اسرائیل کے لیے تھی، اور اس کی دلیل میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سورۃ الصف میں:

﴿وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖ﴾(اور جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا اپنی قوم سے(﴿لِقَوْمِهٖ﴾ اپنی قوم سے)) ﴿يٰقَوْمِ﴾ (اے میری قوم!) ﴿لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ﴾ (تم لوگ مجھے کیوں اذیت پہنچاتے ہو) ﴿وَقَدْ

﴿تَّعۡلَمُوۡنَ﴾(جبکہ یقیناً تم یہ جان چکے ہو) ﴿اَنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ﴾(کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تم لوگوں کے لیے)(الصف:5)۔

تو اس آیت کریمہ میں آپ یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ واضح الفاظوں میں فرماتے ہیں کہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام خاص اپنی قوم کے لیے بھیجے گئے تھے کسی اور قوم کے لیے نہیں بھیجے گئے تھے۔

اور سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی قوم (یعنی بنی اسرائیل) اپنے وقت کے بہترین لوگ تھے لیکن اپنے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے ساتھ اُن کا رویہ اُن کا طریقہ درست نہ تھا (اِلا من رحم اللہ سبحانہ وتعالیٰ) بہت کم لوگوں نے فرمانبرداری کی اور اتباع کی اپنے رسول کی اور اُن کی اکثریت گمراہ ہوئے یہاں تک کہ اذیت پہنچاتے تھے اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو۔

اور اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اپنے پیارے نبی سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی زبانی ﴿یٰقَوۡمِ لِمَ تُؤۡذُوۡنَنِیۡ﴾ (سبحان اللہ)، یعنی وہ جانتے بھی تھے کہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اُن کے لیے بھیجے گئے ہیں اُس کے باوجود بھی اذیت پہنچاتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر بدزبانی بدکلامی کرتے تھے یہاں تک کہ بعض نے بعض انبیاء (علیہم الصلاۃ والسلام) کا قتل بھی کیا جیسا کہ سیدنا زکریا علیہ الصلاۃ والسلام اور اُن کے بیٹے سیدنا یحییٰ علیہ الصلاۃ والسلام۔ یہ انبیاء بھی عظیم انبیاء اللہ تعالیٰ کے پیارے انبیاء علیہ الصلاۃ والسلام میں سے ہیں اور بنی اسرائیل کے لیے خاص بھیجے گئے تھے لیکن انہوں نے ان دو عظیم انبیاء (علیہم الصلاۃ والسلام) کو قتل بھی کر دیا!

الغرض، تو بنی اسرائیل میں یہ بات معروف اور مشہور تھی کہ وہ اپنے انبیاء (علیہم الصلاۃ والسلام) کو اذیت پہنچاتے تھے۔

تو شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں: ''فَرِسَالَةُ مُوسَي عَلَيْهِ السَّلَامُ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ'' (اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی جو رسالت ہے وہ خاص بنی اسرائیل کے لیے تھی) ''مَا هِيَ عَامَّةٌ لِجَمِيعِ النَّاسِ'' (یہ سب لوگوں کے لیے عام نہیں تھی) ''فَلِذَلِكَ الْخَضِرُ كَانَ عَلَى عِبَادَةٍ لِلهِ سُبحَانَهُ وَتَعَالَىٰ'' (اور اس لیے سیدنا الخضر علیہ الصلاۃ

والسلام اللہ تعالیٰ کی خاص عبادت کیا کرتے تھے اور اُن کے الگ اُن کی قوم تھی اور اُن کی تعلیمات جو تھیں وہ الگ تھیں)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ): "وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي الْخَضِرِ" (اور علماء کا اختلاف ہوا سیدنا الخضر علیہ الصلاۃ والسلام کے تعلق سے) "هَلْ هُوَ نَبِيٌّ أَوْ رَجُلٌ صَالِحٌ؟" (کہ سیدنا الخضر علیہ الصلاۃ والسلام کیا نبی تھے یا اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالح بندے تھے؟) "عَلَى قَوْلَيْنِ" (دو قول ہیں علماء کے):

"الْقَوْلُ الْأَوَّلُ" (پہلا قول) "أَنَّهُ نَبِيٌّ" (کہ سیدنا الخضر علیہ الصلاۃ والسلام نبی تھے) "لِأَنَّهُ عَمِلَ أَشْيَاءَ لَا تَكُونُ إِلَّا مُعْجِزَاتٍ" (کیونکہ سیدنا الخضر علیہ الصلاۃ والسلام نے بعض ایسے کام کیے جیسا کہ سیدنا الخضر علیہ الصلاۃ والسلام اور سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا قصہ (سورۃ الکهف میں ہم ہر جمعہ میں پڑھتے ہیں اور سورۃ الکهف پڑھنا ہر جمعہ میں مسنون ہے) تو اس قصے میں سیدنا الخضر علیہ الصلاۃ والسلام نے بعض ایسے عمل کیے جو صرف معجزات ہی ہو سکتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خاص آیتیں ہی ہو سکتی ہیں) "مِثْلُ خَرْقِهِ لِلسَّفِينَةِ" (جیسا کہ انہوں نے کشتی میں سوراخ کیا) "وَمِثْلُ ذَبْحِهِ الْوَلَدَ" (اور جیسا کہ اُس بچے کو ذبح کر دیا) "وَمِثْلُ إِقَامَتِهِ الْجِدَارَ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ" (اور جیسا کہ انہوں نے اُس دیوار کو دوبارہ قائم کیا جو گرنے والی تھی) "هَذِهِ أُمُورٌ مُعْجِزَةٌ لِأَنَّهَا مَبْنِيَّةٌ عَلَى أَشْيَاءَ مَغِيبَةٍ" (شیخ صاحب فرماتے ہیں: یہ سارے کے سارے اُمور جو ہیں یہ معجزات سمجھے جاتے ہیں وہ چیزیں جو عقل کو حیران کر دیتی ہیں کیونکہ ان کی بنیاد غیبی چیزوں پر ہے) "وَالْمُعْجِزَاتُ لَا تَكُونُ إِلَّا لِنَبِيٍّ" (اور یہ بات مقرر ہے کہ جو معجزے ہیں وہ صرف انبیاء علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے ہوتے ہیں (معجزات صرف نبی کے لیے ہوتے ہیں))۔

"وَأَصْلُ قِصَّةِ مُوسَى مَعَ الْخَضِرِ" (اور اصل قصہ یہ ہے)۔ اب شیخ صاحب جو ہیں مختصراً سیدنا الخضر علیہ الصلاۃ والسلام کا قصہ بیان فرما رہے ہیں، شیخ صاحب فرماتے ہیں: "وَأَصْلُ قِصَّةِ مُوسَى مَعَ الْخَضِرِ" (سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا قصہ سیدنا الخضر علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ اصل یہ ہے کہ) "أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خَطَبَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ" (ایک مرتبہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے خطبہ دیا بنی اسرائیل کو) "فَسَأَلُوهُ : هَلْ هُنَاكَ أَعْلَمُ مِنْهُ" (بنی اسرائیل میں سے بعض نے سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے اُس خطبے کے بعد یہ سوال کیا کہ دنیا میں کوئی اور شخص بھی ہے جو آپ سے

زیادہ علم رکھتا ہے)"فَقَالَ : لَا"(سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا، کوئی بھی نہیں ہے (انہوں نے فرمایا کہ کوئی بھی نہیں ہے))۔

اور انہوں نے (سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے) اپنے علم کے مطابق بات کی جیسا کہ وہ یہی جانتے تھے کہ دنیا میں اُس وقت وہ نبی تھے اور نبی سے بہتر کوئی جاننے والا نہیں ہوتا (سبحان اللہ) کیونکہ نبی پر وحی نازل ہوتی ہے اور وہ صرف یہی جانتے تھے کہ اُس وقت وہ نبی تھے اور وہی سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔

"فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنَّ هُنَاكَ عَبْدًا فِي أَرْضٍ كَذَا وَكَذَا" (اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے اپنے پیارے پیغمبر سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو یہ خبر دی کہ میرا ایک بندہ ہے فلاں فلاں جگہ پر)"عِنْدَهُ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ" (جن کے پاس ایسا علم ہے جو آپ کے پاس نہیں ہے (یعنی پوری دنیا میں اس وقت آپ سب سے بڑے عالم نہیں ہیں میرا ایک اور بھی بندہ ہے جو فلاں اور فلاں جگہ پر رہتا ہے اُس شخص کے پاس ایسا علم ہے جو آپ کے پاس نہیں ہے))"فَذَهَبَ مُوسَى- عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - إِلَى هَذَا الرَّجُلِ يَطْلُبُ ذَلِكَ الْعِلْمَ" (سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اُس اللہ تعالیٰ کے بندے کی طرف چلے گئے اُن سے وہ علم حاصل کرنے کے لیے جو اُن کے پاس نہ تھا)۔

آپ یہ دیکھیں (سبحان اللہ) کہ طلب علم کتنی عظیم چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عظیم رسول اُولوالعزم میں سے سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو جب یہ خبر ملتی ہے کہ دنیا میں کسی جگہ پر کچھ ایسا علم بھی ہے جو میرے پاس نہیں ہے اور اُس علم کو حاصل کرنے کے لیے انہوں نے لمبا سفر بھی کیا بھوک اور پیاس کو برداشت بھی کیا، سفر کی مشقت کو بھی برداشت کیا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے علم حاصل کرنے کے لیے۔

اور بعض علماء اس قصے میں سے یہ فائدہ بھی نکالتے ہیں کہ طلب علم کے لیے سفر بھی کرنا پڑے تو سفر بھی کیا جاتا ہے اُس کے لیے بھوک اور پیاس اور مشقت بھی برداشت کرنی پڑے تو وہ بھی کی جاتی ہے کیونکہ شریعت کا علم حاصل کرنا بہت عظیم مقصد ہے اور یہ مقصد انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا بھی اور اللہ تعالیٰ کو یہ عمل صالح بہت پسند ہے۔

علم حاصل کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے یہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا عمل ہے اور اللہ تعالیٰ کے نیک اور پیارے بندوں کا عمل ہے اور بغیر علم کے کوئی شخص بھی دنیا میں اور آخرت میں کامیابی نہیں حاصل کر سکتا، تو علم وہ روشنی ہے وہ نور ہے جس سے دنیا اور آخرت دونوں روشن ہو جاتے ہیں۔

الغرض، تو سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو جب یہ خبر ملی کہ دنیا کے کسی کونے میں ایسا بھی اللہ تعالیٰ کو بندہ موجود ہے جس کے پاس وہ علم ہے جو اُن کے پاس نہیں ہے سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سفر کرتے ہیں اور اُس عظیم شخص سے ملنے کے لیے جس کے پاس وہ علم ہے جو اُن کے پاس نہ تھا، شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"قَالَ تَعَالَى" (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں)﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا﴾(سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اپنے ایک شاگرد کو اپنے ساتھ (ایک ساتھی کو اپنے ساتھ) لیتے ہیں اور فرماتے ہیں:﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ﴾اپنے اس شاگرد سے یہ فرماتے ہیں سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام﴿لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا﴾میں سکون سے نہیں بیٹھوں گا جب تک کہ میں اُس جگہ پر نہیں پہنچتا جہاں پر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بیان فرمایا ہے کہ میرا ایک بندہ ہے جس کے پاس وہ علم ہے جو آپ کے پاس نہیں ہے اور اگر مجھے اُس کے لیے کئی سالوں تک سفر بھی کرنا پڑے میں کئی سالوں تک سفر بھی کرتا رہوں گا)(الکھف:60)۔

"سَافَرَ"(شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے سفر کا آغاز کیا)﴿فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا﴾ (جب اُن دو سمندروں کے بیچ کی جگہ پر پہنچے)(الکھف:61)۔

"إِلَى آخِرِهِ"(آخر آیات تک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں)﴿فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا﴾(اُن دونوں نے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے اللہ تعالیٰ نے رحمت سے نوازا اپنی طرف سے اور اپنی طرف سے ایک خاص علم عطا فرمایا)﴿وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا﴾(اور ہم نے انہیں اپنی طرف سے خاص علم عطا فرمایا تھا)(الکھف:65)۔

﴿قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا﴾((یعنی لمبا قصہ ہے شیخ صاحب مختصر بیان یہاں پر کر رہے ہیں اور اس میں سے جو اہم شاہد ہے وہ بیان کرنے کے لیے)﴿قَالَ لَهُ مُوسَىٰ﴾(سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے اس اس عظیم بندے سے یہ فرماتے ہیں)﴿هَلْ أَتَّبِعُكَ﴾(کیا میں آپ کی اتباع کر

سکتا ہوں(اُن سے اجازت لے رہے ہیں))﴿عَلَىٰٓ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا﴾(کہ آپ مجھے اُس چیز کی تعلیم دیں جو تعلیم آپ کو دی گئی ہے جس میں رُشد ہے اور ہدایت ہے)(الکھف:66)۔((یہ سورۃ الکھف آیات نمبر 60 سے 66 تک))۔

شیخ صاحب(حفظہ اللہ)فرماتے ہیں:''إِلَى آخِرِ الْقِصَّةِ الَّتِي ذَكَرَهَا اللهُ فِي سُورَةِ (الْكَهْفِ)'' (اوراس قصے کے آخر تک جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے سورۃ الکھف میں)''هَذَا أَصْلُ الْقِصَّةِ'' (یہ قصے کی اصل ہے)''فَالْخَضِرُ مَا هُوَ مِنْ أُمَّةِ مُوسَي'' (سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی امت میں سے نہ تھے)''لِأَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامِ لَمْ يُبْعَثْ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً'' (کیونکہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سب لوگوں کے لیے مبعوث نہیں کیے گئے تھے)''فَلِذٰلِكَ وَسِعَهُ الْخُرُوجُ'' (اوراس لیے سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے جائز تھا کہ وہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی شریعت کے خلاف کوئی عمل کریں یااُن کی شریعت کی اتباع نہ کریں)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں:''أمَّا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ مَبْعُوثٌ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً'' (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک مبعوث کیے گئے ہیں سب لوگوں کے لیے)''فَلَا يَسَعُ أَحداً الْخُرُوجُ عَنْ شَرِيعَتِهِ'' (توکسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت سے خارج ہو جائے)۔

''وَهَذَا فِيهِ رَدٌّ عَلَى الصُّوفِيَّةِ'' (شیخ صاحب فرماتے ہیں:اس میں صوفیوں کا ردّ ہے)''الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يَصِلُونَ إِلَى حَالَةٍ لَيْسُوا بِحَاجَةٍ إِلَى اتِّبَاعِ الرُّسُلِ'' (کیونکہ صوفیوں کے(غالی صوفیوں کے)عقیدے میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ وہ ایسی حالت پر پہنچ جاتے ہیں جس حالت پر پہنچنے کے بعد اب رسول کی اتباع اُن کے لیے ختم ہو جاتی ہے(یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایسی حالت پر پہنچ سکتے ہیں یا بعض اللہ تعالیٰ کے اولیاء ایسی حالت پر پہنچ جاتے ہیں اُس حالت تک پہنچنے کے بعد اب کسی رسول کی اتباع اُن کے لیے جائز نہیں ہے، یا باقی نہیں رہتی))''وَأَنَّهُمْ يَأْخُذُونَ عَنِ اللهِ مُبَاشَرَةً'' (اور وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے لیتے ہیں(یعنی علم حاصل کرتے ہیں))''وَلَا يَأْخُذُونَ عَنِ الرَّسُولِ'' (اور وہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام سے نہیں لیتے)۔

اور آپ کو یاد ہوگا کہ فضائل حج میں ایک معروف قصہ ہے بیان کرتے ہیں اُس جوان کا جو مسجد نبوی میں ایک کونے میں بیٹھ کر مراقبہ کر رہا تھا جبکہ لوگ عبد الرزاق صنعانی رحمۃ اللہ علیہ کے درس سُن رہے تھے اور سیدنا خضر علیہ الصلاۃ

والسلام مسجد نبوی میں داخل ہوتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ لوگ عبدالرزاق صنعانی رحمۃ اللہ علیہ سے علم حاصل کر رہے ہیں اور ایک جوان الگ ایک کونے میں مراقبے کی حالت میں بیٹھا ہے، سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام اُن کے پاس جاتے ہیں اور اُن سے یہ کہتے ہیں: "کہ لوگ عبدالرزاق سے علم حاصل کر رہے ہیں آپ اُن کے ساتھ جا کر کیوں علم حاصل نہیں کرتے؟ اُس جوان نے سر اٹھایا اور یہ کہا: "کہ وہ لوگ عبدالرزاق سے علم حاصل کرتے ہیں اور میں رزاق سے علم حاصل کر رہا ہوں (رزاق یعنی اللہ تعالیٰ سے براہ راست علم حاصل کر رہا ہوں!)"۔ تو سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام نے پھر یہ پوچھا کہ اگر تم سچے ہو تو تم بتاؤ کہ میں کون ہوں؟ اُس جوان نے کہا مجھے لگتا ہے کہ آپ خضر ہیں (علیہ الصلاۃ والسلام)۔ تب سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں: "کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء بھی موجود ہیں جن کو میں بھی نہیں پہچان پاتا"۔

الغرض، یہ قصہ جیسے آپ جانتے ہیں فضائل حج میں موجود ہے اور مولوی زکریا صاحب نے اس کو بیان کیا ہے اور یہ وہی عقیدہ ہے جس کی نشاندہی یہاں پر شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرما رہے ہیں کہ بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بعض لوگ اللہ تعالیٰ سے براہ راست بھی کوئی علم حاصل کر سکتے ہیں۔

یاد رکھیں، اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے درمیان جو ایک ذریعہ اور ایک وسیلہ ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور رسل علیہم الصلاۃ والسلام، اُن پر وحی نازل ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی وحی کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں، اور آخری نبی جو سب سے افضل انبیاؤں میں سے نبی ہیں اور سب سے عظیم رسولوں میں سے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا وحی کا دروازہ بند ہو چکا ہے اور کسی کے لیے بھی یہ جائز نہیں ہے کہ وہ یہ سوچے کہ کوئی بھی شخص اب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ سے کوئی علم لینے کے لیے یا اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لیے یا اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے کے لیے۔

یہ سارے کے سارے قصے من گھڑت قصے ہیں اور سیدنا الخضر علیہ الصلاۃ والسلام اِن سے بَری ہیں اور جو بھی صحیح عقیدہ رکھتے ہیں اور صحیح منہج پر قائم ہیں الحمدللہ اُن کو تو اِن چیزوں کا علم ہے اور علم کی روشنی میں دلائل کی روشنی میں وہ یہ سب جانتے ہیں کہ یہ ساری باتیں غلط ہیں اہل تصوف نے یہ ساری باتیں کی ہیں یہ اُن کے عقائد میں سے ہیں۔

اس لیے ہم یہ بار بار بات کرتے ہیں کہ علم حاصل کریں اور اس علم کی روشنی سے اپنی زندگی بسر کریں اور اس کو آگے تک بھی لے کر جائیں تاکہ لوگوں کی زندگی میں یہ جو خرابیاں ہیں جو بدعقیدگیاں ہیں اور جو غلط منہج پر وہ چل رہے ہیں جن کی وجہ سے بدعقیدگی اور دین کی غلط فہم کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے دین سے دور ہوتے جا رہے ہیں، دیندار ہوتے ہوئے بھی (ظاہراً) ظاہراً نماز بھی پڑھتے ہیں قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں، حج عمرے بھی کرتے ہیں، زکوۃ صدقات خیرات بھی دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی کرتے ہیں لیکن شریعت سے دور ہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے دور ہیں کیونکہ صحیح عقیدے سے دور ہیں اور اس کی بنیادی وجہ ہے کہ صحیح منہج سے دور ہیں۔" صحیح منہج "قرآن مجید اور صحیح حدیث کو سمجھنا ہے صحابہ کرام اور سلف کی سمجھ کے مطابق۔

سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام کے قصے کو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے بیان فرمایا، صحابہ کرام نے اس قصے کو تابعین تک پہنچایا، تابعین نے اتباع التابعین تک، اور یہ قصہ اُس زمانے میں معروف تھا اور سلف بھی اس کو جانتے تھے سلف میں سے کسی نے بھی اس قصے سے یہ اَخذ نہیں کیا یہ فائدہ نہیں نکالا کہ کسی شخص کے لیے چاہے علم میں کتنا درجہ حاصل کرلے یا اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں سب سے بڑا عبادت گزار کیوں نہ ہو کوئی سب سے بڑا بزرگ کیوں نہ ہو تو اُس کے لیے جائز ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت سے خارج ہو جائے اور وہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرلے یا کوئی اور راستہ اختیار کرلے، سلف میں کسی سے بھی ثابت نہیں ہے۔ کتابیں موجود ہیں (الحمدللہ) اور احادیث اور سلف کے آثار محفوظ ہیں کوئی شخص بھی جا کر دیکھ سکتا ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اس عمل کی مذمت کی ہے اسے بدعقیدگی قرار دیا ہے اور اس کی شدید مخالفت کی ہے۔

الغرض، تو یہ کوئی خیالی باتیں نہیں ہیں کیونکہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہاں پر جو ہمارے علماء ہیں (سلفی علماء) وہ تہمتیں لگاتے ہیں بعض لوگوں پر اور ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو چیزیں لوگوں میں موجود ہی نہیں ہیں۔

یہ کوئی خیالی بات نہیں ہے نہ کسی پر جھوٹ باندھا گیا ہے، یہ لوگوں کی کتابیں موجود ہیں میں نے ایک مثال دی ہے ورنہ ان کی کتابوں میں کئی مثالیں ہیں یہ تو صرف ایک کتاب ہے جو انڈیا یا پاکستان میں پڑھی جاتی ہے۔

آپ مصر کی کتابیں دیکھیں جو تصوف پر لکھی گئی ہیں، یا عراق کی دیکھ لیں، یا شام کی دیکھ لیں، یا اُس سے پہلے زمانے کی کتابیں دیکھ لیں، واللہ عقل حیران ہو جاتی ہے! یعنی ایک تو یہ عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں آتے

ہیں اور ہمیں خواب میں ایک نئی چیز بتادیتے ہیں، یہاں تک کہ ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں اتنا تک بھی بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بزرگ بھی ہیں ایسے ولی بھی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھتے ہیں خواب میں زیارت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرماتے ہیں: (کہ یہ جو حدیث ہے یہ حدیث صحیح نہیں ضعیف حدیث ہے اگرچہ محدثین کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہوتی ہے حدیث کے اصولوں کے مطابق ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے بزرگ بھی ہیں جو براہ راست اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خواب کے ذریعے یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نہیں ہے)!

دیکھیں: "محدثین کے نزدیک وہ صحیح ہوتی ہے (سبحان اللہ)! یا بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ وہ حدیث صحیح ہوتی ہے اور محدثین کے نزدیک اُن کے اصولوں کے مطابق ضعیف ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بزرگ کو خواب کے ذریعے یہ معلومات دے دیتے ہیں یہ خبر دے دیتے ہیں"۔

یعنی علم حدیث کو گرانے کے لیے یہ دو جملے ہی کافی ہیں، محدثین نے زندگی اپنی وقف کی ہے اور اپنی زندگی کی ساری محنت اس علم کو حاصل کرنے کے لیے اور اس علم میں مضبوطی حاصل کرنے کے لیے اور اس علم کی بقاء کے لیے دین کی حفاظت کے لیے اپنی زندگی میں یہ جدوجہد کرتے رہے اور ایک صوفی آتا ہے کئی صدیوں کے بعد اور یہ قاعدہ بیان کر دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بزرگ بھی موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہیں اگر وہ حدیث کی مخالفت بھی کریں تو پھر اُن کے پاس عذر ہے۔ کیا عذر ہے اُس کے پاس بھئی ؟! کہتے ہیں: "عذر یہ ہے کہ اُس کو رات کو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمادیا کہ یہ حدیث جو ہے قابل عمل نہیں ہے کیونکہ من گھڑت حدیث ہے اور یہ میرا فرمان ہی نہیں ہے"!

تو یہ بزرگ صبح اٹھتا ہے اور اس حدیث پر عمل کرنا چھوڑ دیتا ہے اور جرأت نہیں ہے لوگوں میں سے کسی کی بھی کہ وہ اس سے یہ سوال کر سکیں کہ آپ نے حدیث کو چھوڑا کیوں ہے ؟! (کیونکہ وہ تو براہ راست خوابوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم حاصل کرتا ہے!)۔

اس سے بڑھ کر کئی قدم آگے چل کر بھی ایسے بزرگ نکلے ہیں اہل تصوف کے جو کہتے ہیں: "ہم نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی ہے "یقظة لا مناماً""۔

بیداری کی حالت میں براہ راست ملاقات ہوئی اب خوابوں کے زمانے گئے! خواب اپنی جگہ پر ہیں اب ایک اور بلند درجہ اس ولی کو ملا ہے اور یہ بلند درجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود چل کر آتے ہیں بزرگ کے پاس! (سبحان اللہ)۔

یہ عجیب بدعقیدگی دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جنت کو چھوڑ کر دسویں صدی میں یا اُس سے پہلے یا اُس کے بعد ایک ایسے شخص کے پاس آتے ہیں جو شریعت کا خود پابند نہیں ہے جس نے شریعت کی مخالفت کی ہوئی ہے جو بدعقیدگی پر اپنی زندگی بسر کر رہا ہے جو خلاف سنت عمل کر رہا ہے جو بدعتوں میں ڈوبا ہوا ہے، اُس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جنت چھوڑ دیتے ہیں اور پھر اس شخص کے پاس آتے ہیں "یقظة"، یعنی اس دنیا میں آتے ہیں حقیقتاً، بیداری کی حالت میں وہ شخص اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور براہ راست بات کرتا ہے یہاں تک کہ صلاۃ الفاتح میں (میں پہلے عرض کر چکا ہوں) کہ تیجانی کہتا ہے: "کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس بیداری کی حالت میں آئے "یقظة لا مناماً" اور مجھے درود فاتح عطا فرمایا ہے اور جو شخص یہ درود پڑھتا ہے اجازت سے (یعنی اپنے پیر کی اجازت سے) تو اس کا جو ثواب ہے وہ قرآن مجید کی تلاوت سے چھ ہزار گنا زیادہ ہے"۔

یعنی اگر آپ قرآن مجید کی تلاوت چھ ہزار مرتبہ کرتے ہیں جو اُس کا ثواب آپ کو ملتا ہے اُس سے زیادہ ثواب ملے گا آپ کو اگر یہ درود آپ ایک مرتبہ پڑھ لیں! (إنا لله وإنا إليه راجعون)۔

کیا یہ عقیدے لوگوں کے موجود ہیں کہ قرآن مجید سے بہتر بھی کوئی اور کلام ہے؟! (سبحان اللہ)۔ شریعت سے کس طریقے سے یہ لوگ خارج ہو رہے ہیں کس طریقے سے بدعقیدگی پھیلا رہے ہیں؟!

اور ایک اور صوفی ہیں سوڈان کے "عبدالباقی المکاشفی القادری" یہ شخص کہتا ہے: "کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس آئے "یقظة لا مناماً" بیداری کی حالت میں آئے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم مجھ سے یہ فرماتے ہیں کہ آپ لوگوں سے بیعت کیوں نہیں لیتے ؟لوگوں سے آپ بیعت لیں اور لوگوں کو اپنا طریقہ دیں آپ کا طریقہ بڑا عظیم طریقہ ہے !"۔

تو یہ شخص کہتا ہے یہ مرُدود کہتا ہے: "کہ میں نے یہ کہا ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !کیا آپ گارنٹی دیتے ہو جنت کی تب میں بیعت لوگوں سے لوں گا اگر آپ گارنٹی نہیں دیتے تو میں بیعت نہیں لیتا"۔

تو وہ شخص کہتا ہے: "کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا کہ میں ان سب کی گارنٹی دیتا ہوں جو بھی آپ کے مرید رہیں گے تاقیامت اُن سب کے لیے جنت ہے"، (میں گارنٹی دے دیتا ہوں !)۔ پھر وہ شخص کہتا ہے: "کہ میں نے لوگوں سے بیعت لینا شروع کی"۔ ورنہ وہ شخص کسی کی بیعت نہیں لیتا تھا۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جنت کو چھوڑ کر آتے ہیں ایک ایسے شخص کے پاس آتے ہیں جس کے پاس ایسا طریقہ ہے جو قرآن اور سنت میں نہیں ہے،ایک نیا طریقہ اُس نے ایجاد کیا ہے(صوفی طریقہ)اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس شخص کے لیے خاص آتے ہیں۔ نعوذ باللہ، دیکھیں یا تو حکم دے دیتے نا ، ریکوئسٹ (Request) کرنے آئے ہیں کہ آپ یہ طریقہ لوگوں تک کیوں نہیں پہنچاتے ؟!لوگوں کی بیعت کیوں نہیں کرتے ؟!لوگوں سے بیعت لیں اور اُن کو اپنا طریقہ دیں !(سبحان اللہ)۔

یہ لوگوں کے عقائد ہیں، واللہ ہم نے کسی پر جھوٹ نہیں بولا یہ اُن کے عقائد ہیں !اور ایسا شخص گواہی دے رہا ہے اس طریقے کی جو خود اس طریقے میں مبتلا تھا اُس کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اُس نے توبہ کی پھر اُس نے بھانڈا پھوڑا کہتا ہے:

"یہ اِن کی بدعقیدگیاں ہیں اور ہم یہ عقیدہ رکھتے تھے"۔

الغرض، تو ہم یہ کہہ رہے ہیں شیخ صاحب نے یہ فرمایا ہے: "کہ بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں صوفیوں میں سے کہ بعض اللہ تعالیٰ کے بزرگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے براہ راست علم بھی لے سکتے ہیں"۔ یہ وہی بات ہے کہ جو براہ راست علم لے گا ظاہر ہے جو علم اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں قرآن اور سنت کا اُس پر تو عمل نہیں کرے گا نا پھر وہ تو براہ راست اللہ تعالیٰ سے علم لیتا ہے اُس پر عمل کرتا ہے، یعنی ایک نیا طریقہ نکلا ہے ایک نئی رسالت آئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت سے الگ ہے، ورنہ اگر

وہی رسالت ہوتی جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں تو پھر براہ راست اللہ تعالیٰ سے لینے کا کیا مقصد ہے اور کیا غرض باقی رہتی ہے؟!

الغرض، شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں: "وَيَقُولُونَ" (اور یہی صوفی کہتے ہیں)"إِنَّ الرُّسُلَ إِنَّمَا هُم لِلْعَوَامِّ" (یہ جو رسول ہیں اللہ تعالیٰ کے یہ تو صرف عام لوگوں کے لیے ہیں) "أَمَّا الْخَوَّاصُ فَلَا يَحْتَاجُونَ إِلَى الرُّسُلِ" (جو خاص اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اُن کو رسولوں کی ضرورت نہیں ہے) "لِأَنَّهُمْ يَعْرِفُونَ اللهَ وَيَصِلُونَ إِلَى اللهِ" (کیونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تک پہنچتے بھی ہیں)"وَيَأْخُذُونَ عَنِ اللهِ مُبَاشَرَةً" (اور یہ لوگ براہ راست اللہ تعالیٰ سے لیتے بھی ہیں)"هَذَا مَا عَلَيْهِ غُلَاةُ الصُّوفِيَّةِ" (اسی پر غالی صوفی ہیں)"أَنَّهُمْ يَصِلُونَ إِلَى حَالَةٍ يَسْتَغْنُونَ عَنِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ" (وہ ایسی حالت میں پہنچ جاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں)"وَيَخْرُجُونَ عَنْ شَرِيعَتِهِ" (اور وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت سے خارج بھی ہو جاتے ہیں)"وَلِذَٰلِكَ لَا يُصَلُّونَ وَلَا يَصُومُونَ، وَلَا يَحُجُّونَ" (اور اسی لیے نہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں، نہ وہ روزے رکھتے ہیں، اور نہ ہی وہ حج کرتے ہیں)"وَلَا يَعْمَلُونَ بِمَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ" (اور نہ اُس شریعت پر اُس چیز پر عمل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں)"لِأَنَّهُمْ خَوَاصٌّ" (کیونکہ وہ خاص لوگ ہیں) "يَقُولُونَ: مَا نَحْنُ بِحَاجَةٍ إِلَى الرَّسُولِ" (وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں اب رسولوں کی ضرورت نہیں ہے)"نَحْنُ وَصَلْنَا إِلَى اللهِ..." (ہم اللہ تعالیٰ تک پہنچ چکے ہیں)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: "نَسْأَلُ اللهِ الْعَافِيَةَ" (ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کی سلامتی کی دعا کرتے ہیں)۔

ہم بھی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں سلامتی کی اور عافیت کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بدعقیدگی سے محفوظ فرمائے اور پوری امت کو اس بدعقیدگی سے اور غلط منہج سے محفوظ فرمائے اور دور فرمائے۔

یہ جو بات وہاں پر شیخ صاحب کر رہے ہیں کئی قصوں میں یہ باتیں آئی ہیں اور آپ نے بھی سنی ہوں گی، میں نے بھی کئی مرتبہ بیان کیا ہے اور اسی المکاشفی کے قصے میں جو سوڈان کا ایک بزرگ گزرا ہے اسی کے قصے میں یہ شخص کہتا ہے کہ جب میں بیعت کے لیے گیا اور میں نے بیعت کی ہے مکاشفی سے پہلے ایک سانی تھا تو سب سے پہلے سانی کی میں نے بیعت کی ہے تو جب بیعت کے بعد عصر کے وقت کی نماز ہوئی تو ہم لوگ جو ہیں مسجد کی طرف گئے اور جو ہمارے پیر

تھے جن کی ریسنٹ (Recent) ہم نے ابھی بیعت کی ہے (تھوڑا وقت گزرا ہے) وہ اپنے حجرے کی طرف چلا گیا۔ تو اُس نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ وضو کے لیے گیا ہو ابھی مسجد میں آجائے گا، کہتا ہے ہم نے نماز پڑھی وہ مسجد میں نہ آیا۔ تو پھر میں نے پوچھا اِن کے جو گدی نشین ہوتے ہیں اور اِن کے جو چیلے ہوتے ہیں، میں نے کہا: "بھئی اگر بُرا نہ منائیں تو میں عرض کروں؟ کہتا ہے کیا ہے؟ کہتا ہے، آپ کے یہ جو پیر ہیں یہ مسجد میں نہیں آئے نماز پڑھنے کے لیے؟ کہتا ہے: کہ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ ہمارے پیر جو ہیں وہ مسجد حرم مکہ میں جا کر نماز پڑھتے ہیں، یا مدینہ میں جا کر نماز پڑھتے ہیں ، یہ مساجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہمارے لیے ہے اُن کے لیے نہیں ہے"۔ (سبحان اللہ)

دیکھو نمازیں بھی چھوڑ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے گھروں میں بیٹھنا بھی چھوڑ دیتے ہیں اور یہ وہ شریعت ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت نہیں ہے۔

الغرض، پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں: "هَذَا قَصْدُ الشَّيْخِ مِنْ ذِكْرِ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ" (یہ شیخ صاحب کا یہاں پر مقصد تھا اس ناقض کو اور اس مسئلے کو ذکر کرنا نواقض اسلام میں) "هَذَا رَدٌّ عَلَى الصُّوفِيَّةِ" (یہ صوفیوں کا ردّ ہے) "الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ" (جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اُن کے لیے یقیناً جائز ہے) "يَسَعُهُمُ الْخُرُوجُ عَنْ شَرِيعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ" (کہ اُن کے لیے یہ جائز ہے اس میں وسعت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کو چھوڑ دیں اور اس سے خارج ہو جائیں) "لِأَنَّهُمْ لَيْسُوا بِحَاجَةٍ إِلَيْهِ" (کیونکہ اُن کو نہ تو اس شریعت کی حاجت ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کی حاجت ہے (والعیاذ باللہ))۔

یہ آج کی نشست میں کافی ہے، اگلے درس میں جو آخری ناقض ہے اس پر ان شاءاللہ بات کریں گے۔

واللہ اُعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (10. نواقض الاسلام) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔